مولانا محمد اکرم رحمانی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن الكريم

رحمت و شفقت (قسط نمبر4)

قولہ تعالیٰ: وما ارسلناک الا رحمة للعالمین: (الانبیاء107)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قارئین کرام: گزشتہ کالم میں مذکورہ عنوان کے تحت اختصار سے تذکرہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ دیگر طبقات کی طرح بچیوں کے لئے بھی بہت زیادہ شفیق ورحیم تھے۔ آج کی تحریر میں عورتوں کے لئے سرور کائنات علیہ التحیۃ والسلام کی خصوصی رحمت وشفقت کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔ اسلام سے قبل دور جاہلیت میں عورت کو انتہائی حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ مردوں کے ظلم وستم اور جبر واستبداد کا تختہ مشق بنی ہوئی تھی حتی کہ اس کو وراثت سے بھی محروم کر دیا جاتا تھا۔ سرور کائنات مجسم رحمت وشفقت ﷺ نے عورتوں کو تمام حقوق عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے عورت کو واجب الاحترام قرار دیا۔ ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے عزت وتکریم عطا فرمائی اور ان کے حقوق کا بھی تعین فرمایا۔ مندرجہ ذیل احادیث رسول ﷺ سے اندازہ لگایئے کہ عورت پر رحمت کائنات نے کس قدر شفقت فرمائی۔ حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائهم (جامع ترمذی باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها) ترجمہ: سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیرکم خیرکم لاهله و انا خیرکم لاهلی: (مشکوۃ المصابیح۔ کتاب النکاح۔ باب عشرۃ النساء) ترجمہ: تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کا اپنی بیوی سے سلوک اچھا ہے اور میں اپنے اھل وعیال کے ساتھ حسن سلوک کے معاملے میں تم سب سے اچھا ہوں۔ چونکہ اکثر خواتین قدرتی اور طبعی طور پر حساس، نرم دل اور جلد باز پیدا کی گئی ہیں اسلیئے نبی مکرم ﷺ نے انکی اس بے حوصلگی پر مردوں کو صبر کرنے اور ان سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کرو۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں سب سے ٹیڑھی چیز اسکا اوپر والا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور اگر اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی پس تم عورتوں کے معاملے میں میری وصیت قبول کرو۔ (متفق علیہ: مشکوۃ المصابیح۔ باب عشرۃ النساء) رحمت دوعالم ﷺ کی مذکورہ وصیت پر عمل کرنے میں خوشگوار گھریلو زندگی کا راز مضمر ہے۔ جو مرد حضرات اسکے برعکس عورت کے ساتھ وحشیانہ اور بے رحمانہ اور متشددانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اسطرح وہ اسے سیدھا کرلیں گے وہ خام خیالی میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان کا گھر جہنم کدہ بنا رہتا ہے یا پھر طلاق کی وجہ سے اجڑ جاتا ہے اور اگر بچے بھی ہوں تو انکی زندگیاں الگ برباد ہو جاتی ہیں۔ اسلیئے مرد حضرات کو رحیمانہ شفیقانہ سلوک کرتے ہوئے اپنے گھر کو امن وسکون کا گہوارہ بنانا چاہیئے۔ اور ہمیشہ نبی محترم ﷺ کا ارشاد یاد رکھنا چاہیے جو آپ نے حجۃ الوداع میں عظیم الشان مجمع میں فرمایا تھا: ''اتقوا الله فی النساء'' کہ عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمام اھل اسلام کو مذکورہ بالا احادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ترجمة الحديث

شرم و حیاء کی اہمیت و فضیلت (قسط نمبر۳)

حدیث: عن جابر بن عبد اللهؓ قال لمّا بنیت الکعبة ذهب النبی ﷺ و عباس رضی الله عنه ینقلان الحجارة فقال العباس للنبی ﷺ اجعل ازارک علی رقبتک فخر الی الارض فطمحت عیناه الی السماء فقال ارنی ازاری فشده علیه: (صحیح بخاری۔ کتاب الحج۔ باب فضل مکۃ وبنیانہا)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب (جاہلیت کے زمانے میں) کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو آنحضرت ﷺ اور حضرت عباسؓ (آپکے چچا محترم) پتھر منتقل کرنے لگے تو حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپ اپنی چادر اتار کر کندھے پر ڈال لیجئے (آپ نے ایسا ہی کیا) برہنہ ہوتے ہی آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا میری چادر، میری چادر۔ پھر آپ نے مضبوطی سے چادر باندھ لی۔ قارئین کرام: مذکورہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی شرم وحیا کا تذکرہ ہے کہ آپ نبوت سے پہلے بھی برہنگی اور عریانی کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور جونہی آپ کا جسم مبارک برہنہ ہوا تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں۔ اور ہوش میں آتے ہی اپنے جسم مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبوت کے بعد آپ کا یہ حال تھا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ: کان رسول الله ﷺ اشد حیاء من العزراء فی خدرها (متفق علیہ / ریاض الصالحین۔ کتاب الادب) کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ برہنگی اور عریانی شرم وحیاء کے خلاف اور منافی ہے۔ اسلیئے سرور کائنات ﷺ نے اس سے منع فرمایا: جیسا کہ ارشاد گرامی ہے'' ایاکم و التعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط و حین یفض الرجل الی اهله فاستحیوهم و اکرموهم: (جامع ترمذی باب ماجاء فی الاستتار عند الجماع) ترجمہ: عریانیت سے بچو کیونکہ تمھارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے مگر قضائے حاجت کے وقت یا اپنی بیویوں سے مخصوص تعلقات کے وقت، تم ان (فرشتوں) سے حیاء کرو اور ان کی تکریم کرو۔ معلوم ہوا کہ شرم وحیاء کا تقاضا ہے کہ انسان ہر قسم کی برائی اور بے حیائی نیز فواحش ومنکرات سے اپنے آپ کو بچائے لیکن یہ بات یاد رہے کہ حق بات کہنے اور شرعی مسائل کے پوچھنے اور علم کے حصول اور اساتذہ سے طلباء کو مسائل سمجھنے میں ہرگز حیاء اور شرم مانع نہیں ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ انصار صحابیات کی تعریف کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ ''نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعهن الحیاء ان یتفقهن فی الدین. (بخاری، کتاب العلم) ترجمہ: کہ انصار کی عورتیں کسقدر اچھی ہیں کہ دین کے مسائل میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں انکو حیاء مانع نہیں ہوتی۔ حضرت امام بخاریؒ نے حضرت مجاہدؒ کا قول بیان فرمایا ہے'' لا یتعلم العلم مستحی و لا مستکبر' (بخاری کتاب العلم) کہ جو شخص شرم وحیاء کرے اور جو غرور اور تکبر میں مبتلا ہو (استاذ کو کوئی اہمیت نہ دیتا ہو) وہ علم حاصل نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ تمام اھل اسلام کو شرم وحیاء کے زیور سے مزین فرمادے۔ آمین